FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس-097-2007

10 مئی 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

پاکستان: فوجی حکومت کی جانب سے عدلیہ میں مداخلت کے خلاف احتجاج کو دبانے کیلئے استعمال کئے جانے والے پرتشدد حربوں کی پوری قوت سے مزاحمت ضروری ہے

معطل چیف جسٹس اور عدلیہ کی آزادی کے دفاع کیلئے چلائی جانے والی تحریک ملک کے تمام حصوں میں زور پکڑ رہی ہے، اس کا اظہار معطل چیف جسٹس کے استقبال کیلئے سڑکوں پر عوام کے بڑے بڑے اجتماعات سے ہوتا ہے لیکن فوجی حکومت نے اس تحریک کو دبانے کیلئے پرتشدد حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

وکلاء اور ایسے لوگوں کو قابو میں کرنے کیلئے جو فوجی حکومت اور اپنے حقوق غصب کئے جانے پر کھل کر عدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں منظم طور پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وکلاء پر حملے کئے جا رہے ہیں، میڈیا کے اسٹیشنوں کو خاموش کر دیا گیا ہے اور فوجی حکومت کی جانب سے چیف جسٹس کے خلاف سپریم کورٹ میں داخل کئے گئے ریفرنس پر بحث بند کرانے کی غرض سے انتہائی سخت پابندیاں بھی عائد کر دی گئی ہیں۔

فوجی حکومت اس طرح کے اقدامات سے اس سب سے بڑے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس کا اسے 1999ء میں فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار سنبھالنے کے بعد اس وقت سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن (ایس سی بی اے) کے صدر اور معطل چیف جسٹس افتخار چوہدری کے وکیل مسٹر منیر اے ملک کے گھر پر 10 مئی کو علی الصبح نامعلوم افراد نے جو ایک کار میں آئے تھے حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے اتنے راؤنڈ فائر کئے کہ تقریباً 20 گولیاں گھر کے اندر لگیں۔ مسٹر منیر ملک کی صاحبزادی جو اپنے کمرے میں پڑھ رہی تھی بال بال بچ گئی۔ کھڑکیوں کے کئی شیشے ٹوٹ گئے اور گھر کی بیرونی دیواروں پر بھی گولیوں کے نشان پائے گئے۔

یہ واقعہ حکومت سندھ کی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی جانب سے مسٹر منیر ملک کا دفتر سربمہر کئے جانے کے صرف 20 گھنٹے بعد پیش آیا۔ یہ دفتر بعد میں سندھ ہائی کورٹ کے حکم پر کھولا گیا۔

ایک اور سینئر وکیل اور سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر مسٹر اختر حسین کے گھر پر بھی نامعلوم افراد نے حملہ کیا اور گولیاں برسائیں۔ یہ حملہ تقریباً اسی وقت کیا گیا جب مسٹر منیر ملک کے گھر کو حملے کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔

سپریم کورٹ آف پاکستان نے گذشتہ روز ذرائع ابلاغ کی جانب سے چیف جسٹس کے خلاف صدارتی ریفرنس کی کوریج، تجزیے اور مباحثوں کے سلسلے میں ایک نیا ضابطہ اخلاق جاری کیا ہے۔ اس ضابطہ اخلاق کے تحت میڈیا میں صدارتی ریفرنس کے بارے میں بحث

پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ریفرنس کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ کے احاطے میں نعرے لگانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسی رپورٹوں کو جن سے اس معاملے پر برے انداز میں روشنی پڑتی ہو تو ہین عدالت تصور کیا جائے گا۔

حکومت سندھ نے سپریم کورٹ سے کہا ہے کہ معطل چیف جسٹس کی 12 مئی کو کراچی آمد میں مئوخر کی جائے تاکہ حکومتی اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان تصادم کا خطرہ ٹالا جا سکے۔حکومت سندھ کے سیکریٹری داخلہ بریگیڈیر غلام حسین محترم نے 9 مئی کو سپریم کورٹ کے رجسٹرار کو ایک خط لکھا ہے جس میں چیف جسٹس کا دورہ کراچی مئوخر کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت میں شامل ایک جماعت ایم کیوایم اور اپوزیشن کی جماعتوں نے ایک ہی دن ریلیاں نکالنے کا اعلان کیا ہے جس کے نتیجے میں ان دونوں کے درمیان تصادم ہو سکتا ہے۔

وکلاء اور دیگر تنظیموں کو جو معطل چیف جسٹس اور عدلیہ کی آزادی کے دفاع کی تحریک میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہیں اب فوجی حکومت کی جانب سے اختیار کئے جانے والے جبر کے ہتھکنڈوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنی حکمت عملی تیار کرنی ہوگی۔وہ مقصد جس کیلئے احتجاج کیا جارہا ہے یہ جائز مطالبہ ہے کہ سپریم کورٹ کو فوجی حکومت کے تابع ہونے سے بچایا جائے۔چیف جسٹس پر حملے کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ سپریم کورٹ کو مکمل طور پر حکومت کی تابعدار بنایا جائے اگر اس معاملے کے سلسلے میں کیا جانے والا احتجاج ناکامی سے دوچار ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فوجی حکومت صرف عدلیہ ہی نہیں بلکہ پاکستان میں پورے قانونی عمل کے خلاف فیصلہ کن فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گی اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان کی سول سوسائٹی اور عالمی برادری اس تشدد کی جو فوجی حکومت کی جانب سے استعمال کیا جارہا ہے اور جو آبادی کے خلاف تشدد کے معاملے میں انتہا کو چھونے کیلئے جانی پہچانی ہے نہ صرف مذمت کرے بلکہ ان حربوں کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت بھی کی جائے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ عدلیہ کی آزادی کا دفاع بنیادی اہمیت کا حامل ہے سپریم کورٹ کے بعض ججوں کے کردار کی بھی سختی کے ساتھ مذمت ضروری ہے کیونکہ انہوں نے خود کو فوجی حکومت کا تابعدار بنا دیا ہے۔چیف جسٹس کے خلاف فوجی حکومت کی جانب سے داخل کئے گئے ریفرنس کے سلسلے میں بحث مباحثے پر عائد کی گئی پابندی کی کوئی جائز بنیاد نہیں ہے۔اس قسم کے معاملات پر بحث نہ تو عدالت میں زیر سماعت معاملے پر رائے زنی کے مترادف ہوتی ہے اور نہ ہی اسے توہین عدالت قرار دیا جا سکتا ہے جیسا کہ سپریم کورٹ نے اس قسم کے معاملات پر بحث کے خلاف ضابطہ اخلاق جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے۔عوام کی توجہ اس وقت ایک ایسے انتہائی اہم سیاسی مسئلے پر مرکوز ہے جس کے ملک کے مستقبل پر انتہائی گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔اس صورتحال میں سپریم کورٹ کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے اہم معاملات میں عوامی بحث کو دبانے کے بجائے اس کی حوصلہ افزائی کرے۔

سپریم کورٹ کی جانب سے ایسے اہم مسئلے پر بحث مباحثے کے سلسلے میں عائد کی گئی موجودہ پابندی کو عوام اس نظر سے دیکھیں گے کہ عدالت نے فوجی حکومت کی کھلی تابعداری قبول کرلی ہے۔اس قسم کا تاثر عوام میں عدلیہ پر کسی بھی قسم کے اعتماد سے محض بیگانگی ہی پیدا کرے گا اور اس عمل میں خود عدلیہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچے گا۔وکلاء کو اس وقت جس چیلنج کا سامنا ہے وہ محض یہ نہیں ہے کہ سپریم کورٹ

بار ایسوسی ایشن کے صدر جیسے بعض رہنماؤں کے خلاف پرتشدد کارروائیاں کی جارہی ہیں بلکہ یہ چیلنج بذات خود قانون کے پیشے کو دبانے کی کوششوں سے بھی تعلق رکھتا ہے اگر فوج عدلیہ کو خاموش کرنے میں کامیاب ہوگئی تو عوام کی نظر میں قانون کے پیشے کی جائز حیثیت، ساکھ اور اعتبار بھی ختم ہوجائے گا۔

فوجی حکومت نے اگر پر امن احتجاج کے خلاف پرتشدد حربوں کا استعمال جاری رکھا تو عوام بھی عدم تشدد پر مبنی نافرمانی کا حق رکھتے ہیں۔ عدالتی عمل کی بقا اور عدلیہ کی آزادی کا معاملہ کسی بھی قوم کیلئے بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اگر اس قسم کا کوئی خطرہ لاحق ہو تو ملک کے عوام کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف عدم تشدد پر مبنی لیکن عملی طور پر نافرمانی کا راستہ اختیار کر کے مزاحمت کریں۔

###

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ کمیشن جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

To unsubscribe from this list visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=unsubscribe&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

To update your preferences visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=preferences&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --